اقبال بڑا اپدیشک ہے من باتون مین موہ لیتا ہے

گفتار کا غازی تو یہ بنا کردار کا غازی بن نہ سکا

——— اقبال

ان اشعار مین کوئی زہریلا عنصر موجود نہین اور نہ یہان کسی کی ذات پر حملہ ہی کیا گیا ہے لیکن جہان کہین ایسا ہوا ہے وہان اس ظرافت شگفتگی اور لطافت کا نام و نشان تک نہین رہا جو اس قبیل کے اشعار کا امتیازی وصف تھا ۔ مثلاً یہ اشعار ملاحظہ ہون جو پہلے اشعار سے ایک بالکل مختلف کیفیت رکھتے ہین :-

ہم نے کہا بہت اسے پر نہ ہوا وہ آدمی

زاہد خشک بھی کوئی سخت ہی خر دماغ ہے

——— درد

اک ٹیپ ماری زور سے زاہد کے اے ریاض

اب ہاتھ مل رہے ہین کہ اچھی پڑی نہین

——— ریاض

یہ تو کہیئے کہ حضرت ناصح   آپ انسان ہین کہ بندر ہین

——— آسی

یقینی طور پر یہ پست قسم کے اشعار ہین اور ان مین ظرافت اور خوش طبعی کی بجائے پھبتی کا عنصر غالب ہے ۔

زاہد سے چھیڑ چھاڑ کے علاوہ خالص شگفتگی اور رندی کا پہلو بھی اس زمانے کی عالم گیر قنوطیت کے خلاف ایک رد عمل کے